بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

جلد ۶ — نمبر ۱۵

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم اگست ۱۹۳۲ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
تربیت اولاد	۳/۵	محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ
نماز	۶/۷	محترمہ حیات بیگم صاحبہ بقاپوری
عورتوں کی دنیا	۷/۹	مولانا ابو العطاء اللہ دتا صاحب مبلغ حیفا
موسم گرما بہترین موسم ہے	۱۰/۱۳	عبد الرحیم صاحب شبلی
ام عمارہ رضی اللہ عنہا	۱۳/۱۵	
مردوں پر تبصرہ۔ کریلے۔ شذرات	۱۶/۱۹	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اے سفیرِ ذوالمنن، اے جانِ جانِ زندگی
اے کہ تیری ذات پہ نازاں ہے حق کی ذات بھی

اے کہ تیری ذات میں پنہاں خدا کی ذات تھی
اے کہ تیری بات بھی گویا خدا کی بات تھی

اے کہ تیرے نور نے ذرّوں کو سینا کر دیا
قطرۂ شبنم کو تو نے بحرِ بے پایاں کیا

اے کہ رعدِ دل میں تیرے اک غضب کی برق تھی
جسکی رَو اوپر سے نیچے غرب سے تا شرق تھی۔

اے کہ قطروں کو ملا کر تو نے دریا کر دیا
اے کہ ذرّوں کو اٹھا کر تُو نے صحرا کر دیا

اے کہ تیرے دبدبے سے کانپتے تھے بحر و بر
اے کہ چوکھٹ پر تری جھکتے تھے کل شاہوں کے سر

اے کہ تیرے خُلق پر۔ خلقِ خدا کو ناز ہے۔
نُور بابِ فیض پر۔ فیضِ خدا کا ساز ہے۔

اے وجودِ محترم۔ اے مایۂ صد مائگی
تیری آمد سے مزیّن عورتوں کی زندگی۔

اے رحیم و مہرباں۔ اے رحمۃ للعالمین
کون ہے ممنون احسانوں کا تیرے جو نہیں

(میرزا سیف اللہ خان فاروق۔ صادق ایجرٹن کالج بہاولپور۔)

مُبارکباد لفٹنٹ ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین صاحب کا نکاح چوہدری شمشاد علی خانصاحب مرحوم آئی۔سی۔ایس کی صاحبزادی سے شملہ ہؤا۔ اور دعوت ولیمہ ۱۹ رجولائی قادیان میں ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دونو مقامات پر ڈلہوزی سے تشریف لاکر شامل تھے اللہم بارک

ولادت چوہدری حاکم علی صاحب جاگیردار مہاجر قادیان کے ہاں ان کی اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کے بطن سے ۱۰ رجولائی لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ اس نومولود کو صاحبِ اقبال خادمِ دین بنائے۔

(۲) محترمہ عزیزہ بیگم۔ اہلیہ بابو اللہ رکھا صاحب گڈس کلرک لاہور کے ہاں مورخہ ۴ رجولائی لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان۔ مورخہ یکم اگست ۱۹۳۲ء

تربیت اولاد

ہماری اور بچوں کی غذائیں

نمبر ۴

کلوا من طیبات ما رزقناکم

انسان کی جسمانی تندرستی کا دارومدار اسکے ہاضمہ کی صحت اور تندرستی پر ہے۔ اور عام طور پر بدہضمی کو اُم الامراض یعنے تمام بیماریوں کی جڑ کہا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ دیکھکر کسقدر حیرت ہوتی ہے۔ کہ اپنے تمام اعضاء جسمانی میں سے جس عضو کی درستی وصحت کا ہم سب سے کم خیال رکھتے ہیں۔ وہ ہمارے آلات انہضام ہیں۔ ہمارے ملک میں زیادہ تعداد ایسے ہی لوگوں کی ہے۔ جن کی خوراک کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ ایسے آدمی بہت کم ہیں۔ جو اپنی خوراک کے متعلق یہ سوچنے کی تکلیف اٹھاتے ہوں۔ کہ انہیں خود کیا کھانا چاہیئے۔ اور اپنے بچوں کی صحت کے لئے کس قسم کی غذائیں تجویز کرنی چاہئیں۔

ہمارے ہاں اچھے کھانے کی تعریف یہ ہے کہ اُسے ہماری زبان پسند کرلے۔ اور وہی کھانے زیادہ لذیذ خیال کئے جاتے ہیں۔ جن میں شیرینی کے ساتھ کسی قدر ہلکی ہلکی ترشی ملی ہوئی ہو۔ یا پھر مرچیں اور دیگر تیز مصالحے اسقدر زیادہ پڑے ہوئے ہوں کہ ہر نوالہ پر آنسو نکل آویں اور زیادہ مزے کیوجہ سے نہیں۔ بلکہ سوزش کی تکلیف کیوجہ سے بیتاب ہوکر چٹخارے بھرنے لگیں۔ واضح رہے کہ جس قوم کی اسقدر تیز غذائیں ہوں گی۔ اُن کی نسل متحمل مزاج اور اولوالعزم نہیں ہوسکتی۔ بلکہ زودرنج۔ تیز مزاج اور بزدل رہے گی۔ اور جو بچے اسقدر تیز غذائیں کھائیں گے۔ وہ جلدی جوان ہو جائیں گے۔ علم سے محروم رہیں گے۔ اور خیالات فاسدہ پیدا ہوکر انہیں طرح طرح کی علتوں میں مبتلا کردینگے۔ اپنے آپ کو اپنے ہمنشینوں سب کو خراب کرینگے۔ مگر عام طور پر ہمارے ملک میں خاص طور پر شہروں میں ایسی ہی غذائیں پسند کیجاتی ہیں۔ ایسے آدمیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ جو دہی بڑوں یا پھلکیوں کو جن میں برابر کی مرچیں پڑی ہوئی ہوں اس دنیا کی سب سے بڑی نعمت خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی کثرت سے ہیں۔ جو ان مٹھائیوں کو پسند کرتے ہیں جن میں نوّے ۹۰ فیصدی مٹھاس

ہو۔ غرض خوراک کے معاملے میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ عام طور پر ہمارے ملک میں اعتدال پسند لوگ کم ہیں۔ جس کام کیطرف توجہ کریں گے۔ شروع میں تو دودھ کے ابال کیطرح بہت جوش دکھاویں گے۔ بعد میں ایک دم بیٹھ جاویں گے +

اِن تمام باتوں سے غذا اور اس کے ہاضمہ کے متعلق ہندوستانیوں کی ذہنیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض لوگ غذا میں محتاط ہیں۔ اور وہ اپنی احتیاط کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن عموماً جسطرح اہلِ ملک کی جہالت نے اِن کی اور بہت سی باتوں میں خرابیاں پیدا کر رکھی ہیں۔ اسی طرح انہیں اِن ضروری چیزوں کیطرف توجہ کرنے سے باز رکھا ہے۔ جن پر اُن کی تندرستی موقوف ہے۔ عام طور پر جو کچھ منہ کے راستے پیٹ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ غریب معدہ اُسے صبر و شکر کے ساتھ قبول کر لیتا ہے۔ اور اپنی انتہائی کوشش اُسے ہضم کرنے پر صرف کر دیتا ہے۔ اسلئے لوگوں کو اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ معمولی اور سخت محنت کا نتیجہ خود معدہ کے حق میں کیا نکلے گا۔ اور اگر وہ روز کی اس مشقت سے عاجز آکر اپنا کام چھوڑ بیٹھا تو پھر کیا ہوگا +

اللہ تعالےٰ نے ہمیں عقل جیسی طاقت اور علم کی سی مشعل ھدایت عنایت فرما دی ہے۔ اور اگر اب ہم ان چیزوں سے کام نہ لیں تو سراسر ہمارا قصور ہے۔ خداوند کریم نے اپنی کلام پاک میں بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ کہ ہم غذا کے معاملہ میں بھی ہر طرح کے اعتدال پر قائم رہیں۔ اور سادگی اختیار کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

جسمِ انسانی پر رُوحانی اثرات

"ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے۔ مثلاً ذرا غور سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یہانتک کہ دل کے نہایت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک خدا داد قابلِ تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اُس کی شہادت خُدا کے اس قانونِ قدرت سے اِس طرح بھی مِلسکتی ہے۔ کہ چارپایوں میں جسقدر گھاس خور جانور ہیں۔ کوئی بھی ان میں سے وہ شجاعت نہیں رکھتا جو ایک گوشت خور جانور رکھتا ہے۔ پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے پس اِس میں کیا شک ہے۔ کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔ ہاں جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں اور نباتی غذاؤں سے بہت ہی کم حصّہ رکھتے ہیں۔ وہ بھی حلم اور انکسار سے خُلق میں کم ہو جاتے ہیں اور میانہ روش کو اختیار کرنیوالے دونوں خُلق کے وارث ہوتے ہیں۔ اسی حکمت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لحاظ سے خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا یعنے گوشت بھی کھاؤ اور دوسری چیزیں بھی کھاؤ۔ مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو۔ تا اسکا اخلاقی حالت پر بد اثر نہ پڑے۔ اور تا یہ کثرت مضرِ صحت بھی نہ ہو"

اللہ تعالےٰ کے کلام میں عجیب حکمت اور بلاغت ہے۔ اسی آیت سے ہم یہ بھی سبق سیکھ سکتے ہیں۔ کہ کھانا اتنا ہی کھاؤ پیو۔ جس کو معدہ اچھی طرح ہضم کر سکے۔ نہ اتنا کہ معدہ جواب دیدے اور قے ہو جاوے یا دست لگ جاویں۔ اور نہ ہی بلا ضرورت اتنا کم کھاؤ۔ کہ دنیا کے کاروبار میں حصہ ہی نہ لے سکو۔ نیز یہ بھی کہ مرچیں اور مٹھائی اور کھٹائی وغیرہ وغیرہ میں بھی میانہ روی ہی اختیار کرنی چاہیئے۔ دوسری جگہ خداوند کریم نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کُلُوا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ۔ یعنے پاکیزہ چیزیں کھاؤ تاکہ تمہارے خیالات بھی پاکیزہ ہوں۔ جن قوموں نے خنزیر کھانا شروع کر رکھا۔ ان کے افراد میں دیکھئے پاکیزگی خیالات کہاں تک ہے +

نیز یہ بھی کہ رزق حلال کھاؤ تاکہ تمہارے خیالات مُصَفّٰی ہوں +

بچوں اور طالب علموں کے لئے بہترین غذائیں خالص دودھ۔ گھی۔ تازہ پھل۔ مکھن اور میوجات میں سے بادام الائچی وغیرہ ہیں۔ دالیں۔ گوشت سبزیاں مناسب طریقے سے استعمال کیجاویں +

آب و ہوا اور حرارت کے مدارج کے لحاظ سے بھی غذا کی مقدار اور نوعیت میں فرق ہونا چاہیئے۔ گرم ملکوں کے باشندوں کے لئے نباتاتی اور پھلوں کی غذا زیادہ مفید ہے۔ ان کو حیوانی غذا اور دہنیات کا استعمال کم کرنا چاہیئے۔ اور ٹھنڈے ملکوں کے باشندوں کو برخلاف اس کے گوشت اور دہنیات کا استعمال زیادہ کرنا چاہیئے۔ بظاہر ایسا معلوم دیتا ہے۔ کہ جو چیزیں جن ملکوں میں بآسانی فراہم ہو سکتی ہیں۔ انہیں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اسکا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ غذا میں دہنیت اور شکر اور نشاستہ وغیرہ زیادہ ہو تاکہ سردی برداشت کی جا سکے۔ موسم گرما میں گوشت کم مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے +

اللہ تعالےٰ سے یہی دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم خود اور ہماری اولادیں غذا میں سے طیبات اس کی ہدایت کے مطابق استعمال کریں۔ تاکہ ہمارا کھانا پینا سب عبادت میں داخل ہو جائے۔ اور ہمارا اس دنیا میں جینا اور مرنا اس کی رضا کے ماتحت ہو۔

(آمین ثم آمین)

صغریٰ بیگم (زنی دھلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ مصباح کی اشاعت بڑھانے کے لئے پوری کوشش فرمائے + (انچارج)

د م ح

نماز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کیا ہے؟ صلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

صلوٰۃ کے معنے ہیں۔ کہ کسی لکڑی کو گرم کر کے سیدھا کرنا۔ چونکہ نماز انسان کی کجیوں اور کمزوریوں کو دُور کر کے اسے فطرت کے صحیح منشاء اور منتہائے مقصد کے لئے تیار کرتی ہے۔ اسلئے صلوٰۃ کہلاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز ایک دعا ہے جو انسان کے جمیع مشکلات کی کلید ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ مغز نماز دعا ہے۔ لیکن آجکل نماز کو ایک ٹیکس یا بوجھ کیطرح ادا کیا جاتا ہے جو گویا خدا تعالےٰ نے انسان کے ذمہ مڑھ دیا ہے۔ حالانکہ نادان انسان اتنا نہیں سمجھتا اور سوچتا کہ اس غنی حمید اور غنی عن العالمین کو اسبات کی کیا ضرورت ہے۔ کہ انسان دعا اور تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو۔ اس میں تو سراسر انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ کہ وہ اس طریق پر سچا عامل ہونے سے لعلکم تتقون کا فائدہ اٹھالیتا ہے۔ چونکہ یہ انسانی خلق کی غایت اور مقصد اعظم ہے۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت جاریہ کے موافق نماز میں ایک لذت اور ذکر الٰہی میں ایک اطمینان قلب رکھدیا ہے جیسے فرمایا۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اور اطمینان کامل ہی حقیقی راحت اور لذت کا مفہوم حقیقی ہے۔ چونکہ زمانہ کی رسم پرستی اور آداب نماز اور حقیقت الصلوٰۃ سے ناواقفی کیوجہ سے لوگوں کو مزہ نہیں آتا۔ وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ فی الحقیقت نماز میں کوئی لذت اور سرور ہی نہیں ہے۔ مگر اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مریض ایک عمدہ سے عمدہ اور خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے۔ حقیقت میں وہ خوش ذائقہ چیز مزا سے خالی نہیں۔ اسلئے لوگوں کو جنہیں نماز میں کوئی لذت نہیں آتی انہیں بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔ اور اسکا علاج دعا اور نماز سے ہی ہو سکتا ہے۔ جیسے فرمایا:۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ

یاد رکھو دنیا کی کوئی چیز لذت سے خالی نہیں جسقدر اشیاء انسان کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی قسم کی لذت اللہ تعالیٰ نے رکھدی ہے۔ جو انسان کو اپنی طرف توجہ کرانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر کیا وہ خوب صورت اشیاء کو دیکھکر یا دلی خوش کن اور سریلی آوازوں سے خوش نہیں ہوتا۔ ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح پر عورت اور مرد کے تعلقات کی علت غائی کو مدنظر رکھکر ایک کو دوسرے کیطرف رغبت دلائی اور ان کے باہمی تعلقات میں ایک حظ بھی رکھدیا۔

اسی طرح ہر انسان چونکہ عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسلئے اس میں بھی ایک حظ اور سرور رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ یہ غایت انسانی ہستی کی لازوال اور دائمی ہے۔ اسلئے دنیا کی تمام چیزوں کی لذتیں فانی اور عارضی ہیں۔ مگر یہی ایک سرور دائمی

راحت ہے۔ جو مستقل اور ابدی ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے بڑی کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ جسطرح پر عورت اور مرد کا باہم تعلق ہے۔ اسی طرح عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ ہے۔ جب تک عورت اور مرد کے تعلقات میں صلاحیت اور عمدگی ہے۔ اسی وقت تک انکا نظام معاشرت اعلےٰ درجہ کا ہے۔ لیکن جب ان میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا ہو جائے۔ تو وہ نظام بگڑ جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب تک بندے کا خدا کے ساتھ سچا اور مستحکم رشتہ رہتا ہے۔ وہ ان فیضانوں اور برکات سے بہرہ ور ہوتا رہتا ہے۔ لیکن افسوس آجکل لوگ اس لذت سے ناآشنا اور بے خبر ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ نمازوں میں بے دلی اور بے رغبتی پیدا ہو رہی ہے۔ نماز میں ذوق کیونکر پیدا ہوتا ہے۔ اسکا علاج کوئی مشکل نہیں۔ البتہ اس میں غور کی ضرورت ہے۔ دیکھو ایک نشہ باز انسان کو جب مزا نہیں آتا۔ تو وہ کیا کرتا ہے۔ وہ پے در پے پیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور زیرک انسان اس سے فائدہ اٹھالیتا ہے۔ سو نماز میں بے ذوقی کا علاج بھی نماز میں دوام ہے۔ اسی بے ذوقی سے ذوق پیدا ہو جائیگا +

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں حقیقت نماز کے سمجھنے اور اسکے فوائد کے حصول کی توفیق دے۔ اور حضور الٰہی میں سچا نیازمند اور متضرع بنادے + والسلام

(خاکسارہ حیات بیگم بقاپوری۔ قادیان)

عورتوں کی دنیا

جناب ایڈیٹر صاحب "مصباح" کے ارشاد کی تعمیل میں میں ذیل میں بعض عربی اخبارات و رسائل سے چند اقتباسات کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔ جن سے مصباح کی خواتین کو بیرونی دنیا خصوصاً ممالک عربیہ میں عورتوں کے حالات خیالات کا اندازہ کرنیکا موقعہ مل سکیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور مفید و کارآمد باتوں سے فائدہ اٹھاسکیں گی،

مصر میں عورتوں کی انجمن

مصر میں زیر صدارت سیدہ ھدیٰ خانم شعراوی نئے فیشن کی عورتوں کی ایک انجمن ہے۔ اس انجمن کی پریذیڈنٹ اپنے ایک اخباری بیان میں کہتی ہیں کہ:۔

ہماری انجمن کی بنیاد ۱۹۱۹ء میں رکھی گئی۔ لیکن عملی طور پر ہم نے ۱۹۲۳ء میں کام شروع کیا ہے۔ اور آج تک مختلف حالات میں سے گزرنے کے بعد عورتوں کے حقوق کے متعلق جو بات ہم نے حاصل کی وہ یہ ہے۔ کہ عورت کو اپنے خاوند سے طلاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مانگنے کا حق ہے۔ اور عورت تمام علوم و اعمال میں مساوی طور پر مرد کی شریک ہے۔ اسکا اقرار باقاعدہ طور پر کر لیا گیا ہے۔ ہماری انجمن نے گذشتہ ماہ ایک بڑے مدرسے کا افتتاح کیا ہے۔ جس میں وسیع پیمانہ پر امور خانہ داری، فنون حاضرہ اور سلائی وغیرہ کا کام سکھایا جائے گا۔

مصر میں عورتوں کی بے پردگی

موجودہ بے پردگی کے متعلق موصوفہ نے کہا کہ ۱۹۲۳ء تک سارے مصر میں ایک بھی بے پردہ عورت نہ تھی۔ پہلے پہل پردہ اس دن اٹھایا گیا جبکہ ۱۹۲۳ء میں میں اور "الاتحاد الدولی النسائی" کی دیگر ممبرات یورپ سے واپس آئیں۔ چنانچہ جو بہنیں اسٹیشن پر ہمارے استقبال کے لئے آئیں، میں نے ان سب کو سمجھانے کے بعد پردہ اٹھا دینے پر آمادہ کر لیا۔ اور ہم سب اسٹیشن سے بے پردہ نکلیں۔ اور یہ امر مردوں کی نظر میں کچھ قابل اعتراض نہ ہوا۔ بلکہ تعلیمیافتہ اور اعلیٰ طبقات نے اس فعل کو گونہ استحسان کی نظر سے دیکھا۔ لیکن تاہم بھی میں جب باہر جاتی ہوں۔ تو میرے چہرہ پر باریک نقاب ہوتا ہے۔ تا کوئی یہ نہ کہے۔ کہ میں نے یہ تحریک اپنے نفس کے لئے کی ہے

شرق الاردن میں نیا قانون

شرق الاردن کے محکمہ قانون نے دو نئے قانونوں کا اعلان کیا ہے۔ جن کی رو سے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ مہر تینتیس پونڈ سے زائد نہ تجویز کیا جائے۔ اور اگر مہر رقم مقررہ سے زائد ہو۔ تو نکاح خوان نکاح نہ پڑھے۔ اور حاکم تینتیس پونڈ سے زائد مہر کا مقدمہ نہ سنے۔ گویا قانوناً تینتیس پونڈ سے زیادہ مہر معتبر نہ ہوگا۔ دوسرا قانون یہ ہے کہ حاکم کو اختیار ہے۔ کہ اگر لڑکی کا ولی خواہ مخواہ لڑکی کی مرضی کے باوجود اس کے نکاح میں روک بن رہا ہو۔ تو اسکا نکاح کرا دے۔ بشرطیکہ ایسی مسلم لڑکی کی عمر ۱۶ سال سے زائد ہو۔

اس جگہ میں اس قدر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ بلاد غربیہ میں مہر رخصتانہ سے قبل ادا کیا جاتا ہے۔ گویا مہر اسمی نہیں بلکہ حقیقی ہوتا ہے۔ پھر اسی مہر سے لڑکی کے والدین کپڑے۔ زیور۔ اور دیگر ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اور باقی لڑکی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور ذی مقدرت گھرانے جہیز میں سارا سامان دینے کے باوجود مہر اور قریباً اسی قدر رقم لڑکی کو دیتے ہیں۔ اور عام طور پر مہر بہت زیادہ باندھا جاتا ہے۔ پچاس ساٹھ پونڈ ایک معمولی مہر سمجھا جاتا ہے۔ مہر کی زیادتی سے تمدن پر برا اثر پڑا ہے۔ اور وہ یہ کہ عام طور پر نوجوان شادی کی طرف زیادہ میلان نہیں رکھتے۔ اور بدکاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھ رہی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر شرق الاردن کی حکومت نے مہر کی رقم تینتیس پونڈ یعنے قریباً چار سو روپیہ متعین کر دی ہے +

خاوندوں اور بیویوں کو نصائح

فرانس کے ایک رسالہ نے "بیویوں کیلئے ہدایت" کے عنوان سے مندرجہ ذیل امور شائع کئے تھے:-

۱- گھر کے اخراجات کا پورا پورا حساب محفوظ رکھ +

۲- اپنے کاموں کی ہفتہ واری رپورٹ اپنے خاوند کے سامنے پیش کر +

۳- گھر کو ہمیشہ صاف و ستھرا رکھا کر +

۴- بغیر خاوند کی اجازت کے کوئی کام ہرگز نہ کر +

۵- اپنے خاوند کے حکموں کی فوراً تعمیل کر اور گفتگو کرنے میں ہوشیار، پیار کرنے والی بن +

۶- خاوند کے سامنے ہمیشہ مہذب با وقار رہ +

۷- ہمیشہ وہ لباس زیب تن کیا کر جو تیرے خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہو +

ان ہدایات کی اشاعت پر عورتوں کے رسالوں میں ہیجان برپا ہو گیا۔ اور ایک زنانہ رسالہ نے "خاوند کے لئے ہدایات" کے عنوان سے مندرجہ ذیل امور شائع کئے ہیں:-

۱- اس بات کو کبھی نظر انداز نہ کر کہ تیری بیوی تجھ سے زیادہ خوبصورت، نازک اور لطیف مزاج ہے +

۲- جب تیری بیوی ناراض ہو تو اسکا علاج نرمی و مدارات سے ہی ہو سکتا ہے +

۳- ہر شام اپنی حرکات و سکنات کی مکمل رپورٹ اپنی بیوی کے سامنے پیش کیا کر +

۴- ہمیشہ یاد رکھ کہ گھر عورت کی حکومت گاہ ہے۔ اس لئے گھر میں فرمانبردار رعایا کیطرح مطیع رہا کر +

۵- اپنی بیوی کی سہیلیوں سے ایک حد تک ہنسی اور محبت کی گفتگو کر +

۶- اپنی بیوی کو کسی کام میں بھی تکان اور کوفت برداشت کرنے کی تکلیف نہ دے۔ کیونکہ وہ صنفِ نازک ہے +

۷- ہرگز ہرگز اپنی بیوی کی ضروریات میں خصوصاً لباس کی ضروریات میں بخل نہ کر +

ان ہدایات کو عربی رسالوں نے فرانسیسی رسالوں سے ترجمہ کیا ہے۔ اگرچہ یہ ہدایات یورپ کی فضاء میں لکھی گئی ہیں تاہم ان میں بعض مفید باتیں بھی ہیں +

(ابو العطاء)
(مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ از حیفا فلسطین)

مصباحی بہنیں توسیع اشاعت مصباح میں خاص توجہ دے کر ماجور من اللہ ہوں +

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم گرما بہترین موسم ہے

یہ خیال غلط رائج ہو گیا ہے۔ کہ موسم گرما ہمارے سال کا بدترین حصہ ہے۔ اور یہ کہ اس حصۂ موسم میں ہمیں تمام کام ملتوی کر دینے چاہئیں یا یہ کہ ہم ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ موسم گرما ایک بہترین موسم ہے۔ اور یہی حصہ سال ہے۔ جس میں ہمارے قوا پورے طور پر اپنا کام کر سکتے ہیں +

صحت افزا مہینے

موسم گرما صحت کے لحاظ سے ایک بہترین موسم ہے۔ اور وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو ان دنوں پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں۔ اعداد و شمار کی رو سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ جون - جولائی - اگست کے مہینے ہمارے سال کے بہترین مہینے ہیں۔ چنانچہ گورنمنٹ کیطرف سے ہر سال ایک کتاب شائع ہوتی ہے۔ جس میں ہندوستان کے متعلق تمام قسم کے اعداد و شمار دئے ہوتے ہیں۔ ۱۹۲۷ء کی رفتار موت پنجاب میں اس طرح پر تھی :۔

جنوری	۵۶۴۰۰	جون	۴۳۰۰۰
فروری	۵۰۲۰۰	جولائی	۴۲۰۰۰
مارچ	۴۸۵۰۰	اگست	۳۸۶۰۰
اپریل	۴۵۳۰۰	ستمبر	۴۸۰۰۰
مئی	۵۱۶۰۰	اکتوبر	۴۸۰۰۰

نومبر ۴۳۰۰۰ دسمبر ۴۷۹۰۰

اگر ان اعداد کا گراف کھینچا جائے تو یوں ہو گا +

مندرجۂ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ جون جولائی۔ اگست اور ستمبر کے اوائل میں سب سے کم اموات ہوئی ہیں۔ اور سردیوں میں جو بہترین موسم خیال کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ۔ پس ثابت ہوا۔ کہ صحت کے لحاظ سے موسم گرما بہترین موسم ہے +

یہ اعداد صرف ۱۹۲۷ء کے متعلق ہیں۔ اور باقی سالوں کے متعلق اگر کسی نے تسلی کرنی ہو۔ تو وہ اقتباسات اعداد و شمار ہندوریاستہائے کتاب دیکھ سکتا ہے +

تعطیلات کیوں ہوتی ہیں

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹیاں اس لئے ہوتی ہیں۔ کہ ان دنوں بوجہ شدت گرمی پڑھنا محال ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ خیال کم علمی اور ناواقفیت پر مبنی ہے۔ گرما کی تعطیلات اسلئے ہوتی ہیں۔ کہ یہ دن بہترین دن ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں طلباء کے قوا ذہنی سب سے اچھا کام کر سکتے ہیں۔ اور کیونکہ طلباء کالجوں اور سکولوں میں بہت کم علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں ان کو کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے قوا کا صحیح طور پر استعمال کر سکیں۔ چھٹیاں اسلئے نہیں ہوتیں کہ وہ آرام کریں۔ بلکہ اس لئے ہوتی ہیں۔ کہ وہ دماغی محنت کر سکیں۔ دنیا میں ہر جگہ یہ تعطیلات سال کے بہترین حصے میں دیجاتی ہیں چنانچہ انگلستان میں نومبر دسمبر یا جنوری میں دیجاتی ہیں۔ اور ان ایام کا درجہ حرارت وہی ہوتا ہے۔ جو یہاں سردیوں کا ہوتا ہے۔ لیکن یہ انکا بہترین موسم ہوتا ہے۔ اور اس لئے ان دنوں کالجوں اور سکولوں میں چھٹیاں دیدی جاتی ہیں۔ نہ اسلئے کہ وہ ان ایام میں کام نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس لئے کہ یہ بہترین موسم ہے۔ اور طلباء اچھی طرح محنت کر سکتے ہیں +

خیالات کا اثر

جن لوگوں کو ان ایام میں خمار آنے لگتا ہے۔ یا گرمی کی شکایت ہوتی ہے۔ وہ محض دماغی تاثرات کا نتیجہ ہے۔ لوگوں کے دلوں میں یہ راسخ ہوگیا ہے۔ کہ گرمی کا موسم بدترین موسم ہے۔ اور ہم ان دنوں میں کام نہیں کر سکتے۔ حالانکہ تعلیم یافتہ طبقہ یہ جانتا ہے۔ یا وہ جنہوں نے جغرافیہ کا کچھ مطالعہ کیا ہو کہ پنجاب کا بہترین موسم موسم گرما ہے +

یورپین کی تقلید

جب سے ہندستان میں انگریزوں کا راج ہوا ہے۔ ہندوستانی بھی گرمی محسوس کرنے لگ پڑے ہیں۔ حالانکہ پہلے ہزاروں سال ہندوستان میں لوگ بستے رہے۔ اور انہوں نے کبھی اس کی شکایت نہیں کی چنانچہ گاؤں کے لوگ جو عہد گذشتہ کی یاد ہیں۔ بالکل گرمی محسوس نہیں کرتے۔ وہ سورج کی تپش میں اپنا غلہ بوتے اور کاٹتے ہیں اور گرمی کی بہت کم شکایت کرتے ہیں۔ اسکی وجہ غالباً یہی ہے۔ کہ مقیاس الحرارت کی ایجاد ہوگئی ہے۔ جو عوام الناس پر ایک ناپسندیدہ اثر ڈالتا ہے +

دماغی کام کرنے والوں کے لئے بہترین ایام

ایڈیٹروں۔ کلرکوں اور طلباء کیلئے موسم گرما خدا تعالیٰ کی ایک رحمت ہے۔ اور وہ ان ایام میں بہترین کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ راقم الحروف کے بعض مصنفین ایسے واقف ہیں۔ جو گرمی میں ہی اپنی تصنیفات مرتب کر سکتے ہیں۔ پرنسپل برج نرائن جو ہندوستان کا بہترین ماہر اقتصادیات ہے۔ سنایا کرتا ہے۔ کہ وہ گرمیوں میں ہی اپنی کتابیں لکھ سکتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا وائیس پرنسپل یہ سنایا کرتا ہے۔ کہ وہ گرمیوں میں ہی دماغی کام بہتر بن کر سکتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ ان ایام میں باہر نکلنا محال ہوتا ہے۔ اسلئے ملنے بہت کم ہوتے ہیں اور وہ اپنی پوری توجہ اپنے کام پر مرکوز کر سکتے ہیں۔

بدترین موسم کونسا ہے؟

ستمبر کے بعد جب بارشیں بند ہو جاتی ہیں تو ہوا میں ابھی نمی ہوتی ہے اور اس پر سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں۔ تو ایک تعفن سا پیدا ہوتا ہے۔ جو طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ انہیں ایام میں ہیضہ و دیگر متعدیات کا زور ہوتا ہے۔ اور یہ موسم نومبر کے شروع تک رہتا ہے پس اگر کوئی پہاڑ پر جانا چاہے۔ تو اس کیلئے یہ مہینے بہت موزوں ہوں گے۔

اخباروں کا پروپیگنڈا

گرمی کے ایام میں اخبارات یہ دھوما دیتے ہیں۔ کہ فلاں شہر میں اتنی اموات ہوئیں فلاں شہر میں اتنے لوگ ضرب الشمس یا (سن سٹروک) کے شکار ہو گئے۔ یہ بھی دماغی تاثرات کے راسخ کرنے میں ممد ثابت ہوا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ روزانہ اخباروں کے ایڈیٹر عموماً جغرافیہ اور علم طبعیات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ نیز ان کو اخبار کے لئے کچھ نہ کچھ مصالحہ بہم پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس طرح کی سنسنی خیز خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ یہ پروپیگنڈا پبلک پر ایک ناگوار اثر ڈالتا ہے۔ ان خبروں سے یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ زیادہ تر بچے اس بیماری کے شکار ہوتے ہیں یہ بے احتیاطی کا سبب ہے۔ کیونکہ انکے ماں باپ ان کو دھوپ میں باہر نکلنے دیتے ہیں

گرمی بیکاری کی وجہ سے لگتی ہے

جو لوگ پنکھا استعمال کرتے ہیں۔ اُن کیلئے تو کوئی بھی تکلیف نہیں۔ لیکن جو نہیں کر سکتے۔ اگر وہ دل میں یہ خیال راسخ کر لیں کہ گرمی کوئی چیز نہیں اور اپنے کام میں مشغول رہیں۔ تو ان کو محسوس بھی نہ ہو گی۔ لیکن مشکل تو یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگ کام کرنے کے عادی نہیں۔ وہ سال کے اکثر حصہ میں اپنے آپ کو معطل کر دینے کے عادی ہو گئے ہیں اگر کوئی کام ہو تو انکو گرمی محسوس ہی کیوں ہو؟

عورتوں کو گرمی کیوں لگتی ہے؟

عورتوں کو گرمی اسلئے لگتی ہے۔ کہ وہ پرانی لکیر کی فقیر ہیں۔ اگر انکیں ایجادات کرنے کا مادہ ہوتا تو وہ اپنے چولھے اس طور پر بناتیں کہ آگ کا رخ ان کی طرف نہ ہو۔ اول تو روٹی پکانا عورتوں کا کام ہی نہیں۔ کیونکہ دنیا میں جسقدر مشہور باورچی ہوئے ہیں یا جنہوں نے کھانا پکانے کی بابت کوئی نئی چیز دریافت کی ہے وہ مرد ہی تھے۔ پھر بھی بالفرض اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ عورتیں روٹی پکایا کریں۔ تو پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفیانوسی عادات کو خیر باد کہنا چاہیئے۔ اوّل تو بجلی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ورنہ پھر چرخے کی تعمیر کے بارے میں کوئی اختراع کرنی چاہیئے۔

(عبد الرحیم شبلی۔ بی۔ کام۔ کلاسنر لاہور)

صحابیہ نبیؐ امّ عمارہؓ

حضرت ام عمارہ ان صحابیات میں سے ہیں۔ جو مدینہ منورہ کی خواتین میں سب سے اوّل مشرف باسلام ہوئیں۔ جناب رسالتمآب مکہ کے لوگوں سے تنگ آ گئے تھے۔ اور گیارہ سال کی تبلیغی جدوجہد کا ابھی کوئی نتیجہ نہ نکلا تھا کہ مدینہ کے ۶ اشخاص آپؐ کا وعظ سنکر مسلمان ہو گئے۔ اگلے سال چھ کا اور اضافہ ہوا۔ آنحضور نے حضرت مصعب بن عمیر کو ان بارہ حق پرستوں کے ساتھ مدینہ منورہ بھیجا۔ ان ہی کے ہاتھ پر حضرت ام عمارہ اور انکا خاندان مشرف با سلام ہوا۔ لہذا ام عمارہؓ دو قسم کی سعادتوں کی حامل ہیں۔ اول یہ کہ وہ اولین و سابقین میں ہیں اور دوئم یہ کہ وہ انصارؓ ہیں۔ اور ان دو سعادتوں کے بعد جو خاص سعادت کبرٰی ان کے حصّہ میں آئی وہ بیعت عقبہ ہے۔ یہ بیعت پہاڑ کی ایک گھاٹی میں لی گئی تھی۔ لہذا بیعت عقبہ کو نقب سے مشہور ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ ارتقائے اسلام کا آفتاب بلند ہونے لگا تھا۔ اور مدینہ منورہ کے افق سے اس کی کرنیں دیگر مقامات میں پڑنے والی تھیں۔ کہ ستر آدمیوں کا ایک قافلہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ آیا۔ حج کے دو تین روز بعد یہ قافلہ اسلام سردار اسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ نے رات کو پچھلے پہر اس قافلہ سے جان و مال کے ساتھ اسلام کی خدمت کرنے پر بیعت لی۔ ان مبایعین میں دو خواتین بھی تھیں۔ جن میں سے ایک یہی حضرت ام عمارہ تھیں اور دوسری ام ایمن۔

حضرت ام عمارہ کے شوہر نے جب ان دونوں خواتین کو بیعت کے لئے پیش کیا تو آنحضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس امر پر تم سے بیعت لی ہے۔ اسی امر پر میں ان سے بیعت لیتا ہوں۔ لیکن مصافحہ نہیں کرتا۔ کہ عورتوں کو اس کی ضرورت نہیں +

سنہ ۳ھ میں جب احد کا معرکہ عظیم ہوا تو اس میں حضرت ام عمارہ بھی شریک تھیں۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی اول فتح ہوئی۔ اور پھر یہ شکست سے بدل گئی تھی۔ حضرت امیر حمزہؓ شہید ہوئے۔ اور جاں نثاران اسلام کے دل ٹوٹ گئے۔ اسی جنگ میں وہ ساعت آئی کہ فوج کفار کے دل سپہ سالار اسلام (روحی فداہ) پر چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے۔ اور تیر و تلوار کی بارش شروع ہو گئی۔ اسوقت شمع نبوت کے پروانے صرف دس صحابہؓ تھے۔ جنہوں نے چاروں طرف سے آنحضور کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ ان دس جاں نثاروں میں

حضرت ام عمارہ اور دو اُن کے بیٹے عبداللہ وحبیب تھے (طبقات ابن سعد) اسوقت کی کیفیت خود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ کہ جب میں کفار کے نرغہ میں گھر گیا تو ایک خاتون کو کبھی دائیں اور کبھی اپنے بائیں لڑتے دیکھتا تھا وہ خاتون یہی ام عمارہ تھیں*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلم خاتون کی تدبیر جنگ:۔ خود حضرت ام عمارہ نے ان صبر آزما ساعتوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ کہ میں اپنی ڈھال سے دشمنوں کے حملے روک رہی تھی۔ اور یہ تدبیر اختیار کی تھی۔ کہ جب کوئی سوار حملہ کرتا تھا۔ تو اول اسکا وار روکتی اور پھر اس کے آگے بڑھتے ہی اس زور سے تلوار مارتی۔ کہ اس کے گھوڑے کے پاؤں کٹ جاتے اور وہ سوار زمین پر گر جاتا۔ یہ دیکھ کر رسول کو نین میرے بیٹے عبداللہ کو بھیجدیتے اور پھر میں اور میرا بیٹا دونوں اس سوار کا خاتمہ کر دیتے (طبقات ابن سعد) غرض یہ معرکہ جاری تھا۔ اور فوج اشقیا کے دل آگے بڑھے چلے آتے تھے کہ ایک کافر کے پتھر سے سرور دو عالم کے دندان مبارک شہید ہوگئے ابن قمیہ نے اس زور سے تلوار ماری کہ خود کی کڑیاں ٹوٹ گئیں۔ اور اس کے دو حلقے رخسار مبارک میں گھس گئے۔ چہرہ انور زخموں سے سُرخ ہوگیا اور خون ٹپکنے لگا۔ ام عمارہؓ کے ہوش جلتے رہے اور نہایت بیتابی سے ابن قمیہ پر حملہ کر دیا۔ ابن قمیہ لوہے کی زرہ کی وجہ سے محفوظ رہا مگر جب اس نے لوٹ کر حضرت عمارہ کے تلوار ماری تو ان کے کاندھے میں زخم آیا اور گہرا آیا۔ لیکن خدا کی قدرت کہو۔ یا اس صحابیہ کی جرأت کہ ایک ہی وار کرکے عرب کا یہ مشہور پہلوان ابن قمیہ بھاگ گیا۔ لہذا آپ کا تمام جسم گرم گرم لہو سے خشک ہوگیا۔ آنحضرت کو خبر ہوئی تو باوجودیکہ آپ بھی زخمی تھے۔ لیکن آپؐ نے سامنے کھڑے ہو کر ان کے زخموں پر پٹی بندھوائی اور چند ممتاز صحابہ کا نام لیکر فرمایا کہ ام عمارہ کا کارنامہ فلاں سے افضل ہے۔ ام عمارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرمایئے کہ میں جنت میں بھی آپؐ کے ہمراہ رہوں۔ آپؐ نے دعا کی کہ: ابالی ما اصابنی من الدنیا۔ اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی کچھ پرواہ نہیں*

حضرت ام عمارہ کا جذبہ جاں نثاری حضرت ام عمارہ کی یہ تو وہ خدمات تھیں۔ جو خدا کا بول بالا کرنے کیلئے انہوں نے انجام دیں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے خون پسینہ سے اشاعت وحفاظت اسلام کی خدمات انجام دیتی رہیں۔ جبکہ شمع نبوت فانوس وفات میں پردہ پوش ہوگئی۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ کا دور شروع ہوا آپ کے عہد میں ارتداد کا طوفان اٹھا اور مسیلمہ کذاب تقریباً ۴۰ ہزار جنگجو لوگوں کے ساتھ مرتد ہوگیا*

یہ وقت مسلمانوں کیلئے نہایت نازک تھا۔ ایک جانب رسولؐ کی وفات نے دل وجگر زخمی کیا دوسری جانب اس فتنہ ارتداد نے ہوش اڑا دیئے

حتٰے کہ مسیلمہ نے نبوت کا بھی دعوےٰ کر دیا۔ جبراً لوگوں سے اپنی نبوت کا اقرار کرانے لگا۔ اسی اثناء میں ام عمارہ کے بیٹے حضرت حبیب عمان سے مدینہ آرہے تھے۔ مسیلمہ نے گرفتار کر لیا پوچھا کہ تم گواہی دیتے ہو۔ کہ محمد صلعم اللہ کے رسول تھے۔

حبیب۔ ہاں۔ اور ضرور۔

مسیلمہ۔ یہ گواہی دو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔

حبیب۔ میں اس کا سختی سے انکار کرتا ہوں۔ اسپر مسیلمہ نے حبیب کا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا۔ اسکے بعد پھر اس سوال کو دہرایا اور حضرت حبیب نے پھر انکار کر دیا۔ اسپر دوسرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا حتٰے کہ مسیلمہ اپنے دعوے پر اصرار کرتا رہا اور حضرت حبیب انکار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ بے درد قزاق نے حضرت حبیب رضؓ کے تمام اعضاء ایک ایک کر کے کٹوا ڈالے۔ آخر اس فدا کار اسلام نے اپنی جان قربان کر دی۔ مگر راہ تسلیم و رضا سے لغزش نہ ہوئی۔ حضرت ام عمارہ نے یہ المناک واقعہ سنا تو دل سینہ میں تڑپ گیا۔ اور اسی وقت یہ عہد کیا کہ اس کذاب پر اسلام کیطرف سے فوج کشی ہوئی۔ تو مسیلمہ کی گردن میں خود اپنی تیغ سے جدا کر دوں گی +

عدو اسلام کا قتل۔ آخر کار ان ستمرانیوں کی اطلاع خلیفہ اولؓ کو ہوئی۔ اور اپنی چار ہزار فوج کے ہمراہ حضرت خالد بن ولید کو مسیلمہ کی سرکوبی کیلئے روانہ کیا۔ اس لشکر میں ام عمارہ بھی ہمراہ گئیں۔ مسیلمہ بہت استقلال سے لڑا۔ اور بارہ ۱۲۰۰ سو صحابہ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ لیکن حق کی فتح ہوئی۔ اور مسلمان کامیاب ہوئے۔ مسیلمہ کے ۸-۹ ہزار آدمی کام آئے۔ ام عمارہ نے مسیلمہ کو تاک رکھا تھا۔ اور ان کی تلوار اس شقی ازلی کے خون کی پیاسی تھی۔ ایک موقعہ پر ہنگامہ کارزار خوب گرم تھا۔ ام عمارہ تلوار علم کر کے صفیں چیرتی ہوئی مسیلمہ کیطرف بڑھیں۔ اس بڑھنے میں ہاتھ کلائی سے کٹ گیا۔ اور گیارہ زخم آئے۔ لیکن جبین استقلال پر کوئی شکن نہ آئی۔ اور آخر کار مسیلمہ پر تلوار کا وار کر دیا لیکن اسی اثناء میں ایک دوسری تلوار اسپر پڑی تو اسکا تن دو ٹکڑے ہو کر زمین پر آرہا۔ ام عمارہ فوراً ہی گر پڑیں۔ اور سجدہ شکر ادا کیا کہ آج ایک کذاب نبی صفحہ ہستی سے فنا کر دیا گیا۔ حضرت ام عمارہؓ کا ہاتھ کٹ چکا تھا اور گیارہ زخم کاری لگ چکے تھے۔ لہذا کمزور بہت ہو گئی تھیں۔ حضرت خالد سپہ سالار اسلام کو معلوم ہوا۔ تو انہوں نے نہایت ادب و احترام سے انکا علاج کرایا۔ اور وہ کچھ عرصہ کے بعد بالکل اچھی ہو گئیں +

یہ معلوم نہیں کہ اس واقعہ کے کتنی دیر بعد تک زندہ رہیں۔ باوجود پیرانہ سالی و کمزوری کے اسلام کی خدمت برابر سرانجام دیتی رہیں + الامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردوں پر ایک عورت کا تبصرہ

جرمن مرد

یہ میرے خیال میں گنوار ہوتا ہے، اور خود اپنی ذات سے محبت کرتا ہے

وہ سب قوموں کے مردوں سے زیادہ خود پسند اور خود پرست ہوتا ہے۔ اس کے دماغ میں خیالات کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ذکی الحس اور زود رنج بھی ہوتا ہے مجھے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن مرد۔ انگریز اور امریکن عورتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ ایک جرمن کو میں نے کہتے سنا:-

"انگریز اور امریکن عورتیں ہمیشہ تماشا گاہوں میں جانے کی خواہشمند رہتی ہیں۔ روز سوغاتوں کا انتظار کرتی ہیں۔

فرانسیسی مرد

خدا ہر عورت کو فرانسیسی مرد سے بچائے۔ بلاشبہ فن محبت میں فرانسیسی مرد استاد ہوتا ہے۔ مگر اپنے دل میں اخلاص اور محبت کو جگہ نہیں دیتا۔ فرانسیسیوں کا مقولہ ہے "شکار کے تعاقب میں جو لطف ہے وہ اسکے پا جانے میں نہیں"۔ مجھے فرانسیسیوں کا تجربہ حاصل ہے۔ ایک مرتبہ قریب تھا کہ ایک شخص سے میں شادی کر لیتی مگر خدا نے بچا لیا۔ فرانسیسیوں کے خیال میں محبت کرنا ناول لکھنا یا تماشا دیکھنا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ وہ عورت سے بس اتنی ہی محبت کرتا ہے۔ جتنی تم اپنے پھول سے کر سکتے ہو۔ انکا قول ہے۔ "اگر خدا نے عورت نہ پیدا کی ہوتی تو پھول بھی پیدا نہ کرتا۔"

اٹالین مرد

کیا اٹالین مرد فرانسیسی مرد سے بہتر ہوتا ہے؟

ایک مرتبہ میں ایک اٹالین کے گھر مہمان اتری وہاں ایک امریکن خاتون بھی ٹھہری ہوئی تھی۔ ایک دن باتوں باتوں میں میری اٹالین میزبان خاتون نے امریکن مہمان خاتون سے کہا "تم امریکن عورتیں ہم سے بہت مختلف واقع ہوئی ہو۔ تم کیوں شادی کرتی ہو جبکہ اپنے شوہروں کی کوئی خدمت نہیں کرتیں۔ حتےٰ کہ کھانا بھی نہیں پکاتیں"؟

اٹلی والوں کا سب سے بڑا عیب یہی ہے ان کے ذہن میں عورت اور کھانے کا خیال ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔ اٹالین مرد اپنے عیوب ہر حال میں چھپا سکتا ہے۔ مگر کھانے کا معاملہ پیش آتے ہی اس کے تمام عیب کھل جاتے ہیں۔

اٹالین مرد اچھا شوہر بن نہیں سکتا +

امریکن مرد

امریکن مرد کیسا ہوتا ہے؟

زن مرید۔ عورت جو کچھ کہتی ہے وہی کرتا ہے۔ امریکہ کی عورتیں بہت مسرف واقع ہوئی ہیں۔ انہیں روپیہ کے سوا کسی چیز کی ضرورت نہیں اسی لئے انہوں نے اپنے شوہروں کو مجبور کرنے کرتے عادی بنا دیا ہے۔ کہ دن بھر اور رات کو بہت دیر تک روپیہ کمانے میں لگے رہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ شوہر جب رات گئے گھر لوٹتا ہے۔ تو تھکے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیل کی طرح تھکا ماندہ گر پڑتا ہے۔ اور خراٹے لینا شروع کر دیتا ہے۔ امریکن شوہر بہت غبی اور ٹھس ہوتا ہے +

انگریز انگریز مرد کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ عورتوں کی طبیعت سے بالکل جاہل ہوتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اپنی جہالت دور بھی کرنا نہیں چاہتا۔ وہ اپنا تمام وقتِ فرصت جسمانی اور ذہنی ورزشوں میں گزار دیتا ہے۔ اور عورتوں کی صحبت سے اسے زیادہ لطف حاصل نہیں ہوتا۔ وہ دن بھر اپنے کلب میں بیٹھا اخبار پڑھتا رہتا ہے۔ اور اسے ایک گھنٹہ بھی اپنی بیوی کے پاس گراں گزرتا ہے +

گوشت کے قیمہ میں

کریلے پکانے کی ترکیب

گوشت سیر بھر۔ کریلے عمدہ تین پاؤ۔ گھی آدھ سیر۔ مصالحہ جو گوشت میں ڈالا جاتا ہے۔ حسب پسند۔ نمک حسب ذائقہ۔ ادرک ایک تولہ ہری مرچ پیسہ بھر۔ پہلے پیاز داغ کر لیجئے۔ ایک پاؤ گھی میں جب آدھ کچری ہو جائے تو سب نکال لیجئے۔ مصالحہ پسا ہوا گھی میں ڈالکر بھون لیجئے۔ پھر قیمہ ڈالکر کس لیجئے۔ کسنے کے بعد جو پیاز نکالی گئی تھی۔ وہ اسکے اندر ڈال دیجئے۔ اور ادرک ہری مرچ باریک تراش کر ڈال دیجئے۔ اور گلنے کے لائق پانی ڈالکر دھیمی آنچ پر چھوڑ دیجئے۔ سالم کریلے چھیل کر ان کے اوپر خوب نمک رگڑ لیجئے۔ بعدہٗ پیٹ چاک کر کے بیج نکال کے چولھے کی گرم بھوبل میں ان کو دبا دیں۔ ایک گھنٹہ دبا رہنے دیں۔ اس کے بعد نکال کر پانی سے صاف کریں آم کی کھٹائی (سوکھی یا تازی) اور نمک ملاکر تین مرتبہ جوش دیکر پانی نکال دیں۔ جب گل جاویں تو اُتار کر کسی صاف کپڑے پر پھیلا دیں۔ پانی خشک ہونے پر تیار کردہ قیمہ بھر کر اور دھاگا لپیٹ کر اوس پاؤ گھی میں جو بچا تھا۔ تل لیں۔ مگر قیمہ اتنا بھریں کہ پاؤ کے قریب بچ جائے۔ بادامی ہونے پر اتارتے جائیں۔ جب سب کریلے تل جائیں تب انکو نہ درتہ اس دیگچی میں چن دیجئے۔ باقی گھی اور قیمہ بھی اسی میں ڈال دیجئے۔ اور تھوڑا سا پانی یعنے ایک چھٹانک ڈال کر نرم آنچ پر رکھ دیجئے ۲۰ منٹ کے بعد اتار لیجئے۔ پھر ایک یا نصف لیموں نچوڑ کر نوش فرمایئے۔ نہایت لذیذ ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں ہمیشہ اسی طرح پکائے جاتے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے اب تک مصباح کے لئے کتنے خریدار دیئے؟
آپنے ابتک مصباح کیلئے کتنے مضمون لکھے؟
(مینجر)

شذرات

فرعونِ مصر کی بیگم کا سر

مصر کے تاریخی مقامات اور ایک

بلنار کی کھدائی عرصہ دس سال سے شروع ہے۔ اور اسوقت تک جو جو اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ ان سے قدیم مصریوں کی تہذیب کا پتہ چلتا ہے۔ جو کہ آج سے ساڑھے تین ہزار سال پہلے وہاں مروج تھی۔ اس دبے ہوئے قدیم شہر کے بیشمار مکانات اور عالیشان عمارتیں کھود کھود کر نکالی گئی ہیں۔ اور ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح سے ۱۳۰۷ سال پہلے مصری لوگ کیسے مکانوں میں بود و باش رکھتے تھے۔ مرکز میں سب سے بڑا ہال جس کے دونوں طرف یعنے آگے پیچھے دو اور کمرے ہوتے تھے۔ ہال میں ہوا کی آمد و رفت کیلئے کھڑکیاں دو کمروں کی چھت پر سے بنائی گئی تھیں۔ دو خواب گاہیں۔ ایک غسل خانہ اور ایک چھوٹا سا مندر اصطبل اور نوکروں کے کمرے گھر سے دور بنائے جاتے تھے۔ وہیں باورچی خانہ رہتا تھا +

غسل خانہ کا فرش پتھر کا تھا۔ اور ایک دروازہ ہے۔ جسپر ایک پردہ پڑا رہتا تھا۔ نوکر خود باہر کھڑا رہ کر اور اپنا ہاتھ اندر رکھکر آقا پر پانی ڈالتا جاتا تھا۔ گھر کے باہر والی دیوار پر ایک پتھر لگایا جاتا تھا جسپر مالک کا نام اور عہدہ وغیرہ کندہ ہوتا تھا۔

ایک بہت بڑا شاہی محل بھی برآمد ہوا ہے اور اس کے ایک کمرے میں ایک نہایت خوبصورت شہزادی کا پتھر کا بنایا ہوا سر رکھا ہے جسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ طوطن خامن کی چہیتی ملکہ کا سر ہے۔ کیونکہ بالکل اسی قسم کا اور اسی طرح کا ایک سنگین سر خود طوطن خامن کے مقبرے میں بھی موجود ہے۔ واضح ہو کہ طوطن خامن وہی فرعون مصر ہے۔ جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں گذرا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں مسلمانوں کی کل آبادی

ایک فرانسیسی

اخبار کے خیال میں دنیا بھر میں حسب ذیل مسلمان ہیں۔ ترکی مسلمان ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ۔ ترک ایک کروڑ۔ آذربائجان ۳۰ لاکھ۔ قزاق ۵۰ لاکھ۔ ترکمان ۲۰ لاکھ۔ تاژک ۱۰ لاکھ۔ ازبک اور سرت ۱۰ لاکھ۔ چینی اور یارقندی ۲۰ لاکھ تاتاری ایک کروڑ۔ عجمی مسلمان ۲۱ لاکھ۔ ایرانی ایک کروڑ افغان ایک کروڑ۔ بلوچی ۱۰ لاکھ۔ ہندوستانی مسلمان ۸ کروڑ۔ عرب......۴۸۰۰۰ عراق ۳۰ لاکھ۔ حجاز ۱۰ لاکھ شام ۵۰ لاکھ۔ مصر ۱۴ لاکھ۔ طرابلس ۱۰ لاکھ۔ ابی سینیا اور سوڈان ۳۰ لاکھ۔ مغربی سوڈان ۴۰ لاکھ۔ نائجیریا ۳۰ لاکھ۔ زنجبار اور جنوبی افریقہ ۲۰ لاکھ۔ ملائی مسلمان ......۴۔ سماٹرا ۳۰ لاکھ۔ جاوا ۳۰ لاکھ۔ بورنیو ۱۰ لاکھ۔ منیلا ۵۰ لاکھ اور دیگر ۱۰ لاکھ اس کے علاوہ بلقان اور روس میں ۱۰ لاکھ۔ یونان اور جزائر میں ۱۰ لاکھ چین میں ۵ کروڑ اور سیلون۔ سیام۔ جاپان وغیرہ میں ۲۰ لاکھ۔

سب ملاکر تمام دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ۰۰۰۰۰ ۳۶۵ ہے۔ (دین)

دنیا کی پانچ بڑی بڑی سلطنتیں
عہد حاضرہ کی پانچ

بڑی بڑی سلطنتیں تمام دنیا کی تقریباً نصف آبادی اور نصف سے زیادہ رقبہ پر حکومت کرتی ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے ان سلطنتوں کی فہرست حسب ذیل شمار کی جاتی ہے:-

(۱) برطانیہ عظمیٰ (۲) روس کی اشتراکی حکومت (۳) ممالک متحدہ امریکہ (۴) فرانس (۵) جاپان اور اٹلی و جرمن کو بھی بڑی بڑی سلطنتوں کے دائرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن ان میں اٹلی کے پاس بہت کم نوآبادیات ہیں۔ ۱۹۳۰ء کے آخیر میں دنیا کی آبادی بڑھ کر ۲ ارب ہو گئی اس میں سے ۹۶ کروڑ ۷۰ لاکھ نفوس پر ان پانچ سلطنتوں کی فہرست مشتمل ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے:-

برطانیہ عظمیٰ ... سینتالیس کروڑ پچاس لاکھ

سوویٹ روس ..... سولہ کروڑ دس لاکھ

ممالک متحدہ امریکہ ..... تیرہ کروڑ پچاس لاکھ

فرانس ..... دس کروڑ چالیس لاکھ

جاپان .... ۹ کروڑ بیس لاکھ

میزان ۹۶۷۰۰۰۰۰۰

بقیہ دنیا کی آبادی ایک ارب ۵ کروڑ پچاس لاکھ ہے۔

مجموعی دنیا کی آبادی ۲ ارب ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ہے (دا ٹیکہ ایمنسی)

صرف ۹ دن اور تمام دنیا کا سفر
ایک امریکن سیاح

مسٹر منڈ ویگل نے تین سال میں دنیا کا سفر کیا تھا۔ لیکن اسوقت کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ اسوقت صرف جہاز ہی ایک ذریعہ تھا۔ لیکن ۱۹ ویں صدی کے اختتام پر ریلوے جہازوں کی تیز رفتاری کے باعث ایک نوجوان نے دنیا کا طواف ۷۲ دن میں کیا۔ ہوائی جہاز کے سفر کرنے والوں میں امریکہ کے سرکاری ہواباز تھے۔ اور ۱۹۲۴ء میں وہ ہوا ایسر میں آدم کولیر نے ۲۸ دن میں دنیا کا ہوائی جہاز سے سفر کیا اور ۱۹۲۹ء میں مشہور جرمن گرد ٹ کرملن کو ۲۰ دن لگے۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں دو ہواباز پوسٹ اور گیٹی نے ہوائی جہاز کے ذریعہ ۹ دن میں سفر کیا۔ جسکا ۵۰ سال سے پہلے کوئی نام بھی نہ لیتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہندو لڑکی کی بکرے سے شادی

کلکتہ ۱۰ مارچ رام کرشنا پور نواح کلکتہ میں شادی کی عجیب و غریب رسم عمل میں آئی ہے۔ جہاں نو برس کی ایک لڑکی کی شادی برہمنوں کی موجودگی میں ایک بکرے سے کر دی گئی۔ ہندوؤں کی بعض جماعتوں میں رسم ہے۔ کہ اپنی لڑکیوں کی شادی درختوں، تلواروں اور دوسری غیر جاندار چیزوں نیز پرندوں سے کر دیتے ہیں۔ کیونکہ انکا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے لڑکی کم عمر میں بیوہ نہیں ہوتی۔ چونکہ اتنی کم عمر میں شادی محض نسبت کے مترادف ہوتی ہے۔ اس لئے مذکورہ واقعہ کو کوئی اور اہمیت نہیں دیجاتی۔ صرف لڑکی کے والدین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح - قادیان - دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(صغریٰ بیگم از نئی دہلی)

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا